بسم اللہ الرحمن الرحیم

مشہور فقیہ اور امیر حزب التحریر عطاء بن خلیل ابوالرشتہ کا خطاب

857 ہجری بمطابق 1453 عیسوی میں قسطنطنیہ کی فتح کی یاد میں

سب تعریفیں اللہ سبحانہ تعالیٰ کے لیے ہی ہیں جس نے ہمیں نعمتوں سے نوازا، اور رسول اللہ ﷺ، ان کی آل واصحابؓ پر اللہ کی رحمتیں ہوں اور ان لوگوں پر جنہوں نے آپ ﷺ کی پیروی کی۔۔۔امتِ اسلامیہ کی طرف جو ایک بہترین امت ہے، جسے انسانیت کی فلاح کے لیے کھڑا کیا گیا۔۔۔اور نیکوکار اور اچھے داعیوں کی طرف۔۔۔۔اور اِس صفحے کو پڑھنے والے محترم افراد کی طرف۔۔۔۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قوموں کی تاریخ میں کچھ سنہری دن ہوتے ہیں جو اُن قوموں کے لیے باعث فخر ہوتے ہیں۔ اور اگر ان دِنوں میں رسول اللہ ﷺ کی جانب سے دی جانے والی خوشخبری بھی پوری ہوئی ہو تو کیا ہی اعلیٰ بات ہے؟ یقیناً یہ دن آسمان پر چمکتے دمکتے ستاروں کی طرح ہیں بلکہ سورج کی طرح ہیں جس نے دنیا کو روشن کیا اور امت کو آسمان کی بلندیوں تک لے گئے۔۔۔ان عظیم سنہری دنوں میں سے ایک دن قُسطنطنیہ کی فتح کا دن بھی ہے۔۔۔ محمد الفاتح نے 26 ربیع الاول 857 ہجری کو قسطنطنیہ کا محاصرہ شروع کیا اور 20 جمادی الاول 857 ہجری کو اسے مکمل طور پر فتح کر لیا یعنی یہ محاصرہ تقریباً دو مہینوں تک جاری رہا۔ جب محمد الفاتح شہر میں ایک فاتح کی حیثیت سے داخل ہوئے تو وہ اپنے گھوڑے سے اترے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو گئے اور اپنی فتح و کامیابی پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ اس کے بعد وہ کلیسا "آیا صوفیہ" (چرچ) کی جانب بڑھے جہاں پر بازنطینی سلطنت کے لوگ اور ان کے مذہبی پیشوا جمع تھے۔ الفاتح نے انہیں تحفظ فراہم کرنے کا اعلان کیا۔ الفاتح نے "آیا صوفیہ" کے کلیسا کو مسجد میں تبدیل کرنے کا حکم دیا اور مشہور صحابی حضرت ابوایوب انصاریؓ کی قبر کے مقام پر ایک مسجد کی تعمیر کا حکم دیا۔ یہ وہ جگہ تھی کہ جہاں قسطنطنیہ کو فتح کرنے کی پہلی مہم کے لیے مسلم فوج جمع ہوئی تھی، حضرت ابوایوب انصاریؓ بھی اس فوج کا حصہ تھے اور اسی جگہ پر آپؓ کا انتقال ہوا تھا۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ آپؓ پر رحمتیں نازل کرے اور ان سے راضی ہو۔ سلطان محمد الفاتح کا نام اس عظیم فتح کے بعد "الفاتح" پڑ گیا اور انہوں نے قسطنطنیہ کا نام تبدیل کر کے "اسلام بول" رکھا جس کا مطلب ہے "اسلام کا شہر (دارالاسلام)" جو بعد میں "استنبول" کے نام سے مشہور ہو گیا۔ الفاتح شہر میں داخل ہوئے اور "آیا صوفیہ" گئے جہاں انہوں نے نماز پڑھی اور وہ جگہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تعریف، نعمتوں اور عزت کے ساتھ مسجد میں تبدیل ہو گئی۔۔۔اور پھر وہ مسجد ہی رہی، ایک پاکیزہ عظیم مسجد جس نے ایمان والوں کے ہاتھوں بہت ترقی کی یہاں تک کہ مجرم کمال اتاترک کا دور آ گیا جس نے وہاں پر نماز کی ادائیگی پر پابندی لگا دی، اس کی بے حرمتی کی اور اسے ہر آنے جانے والے کے لئے عجائب گھر بنا دیا۔

اس طرح سے رسول اللہ ﷺ کی جانب سے دی جانے والی خوشخبری پوری ہوئی؛ عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: "جب ہم رسول اللہ ﷺ کے گرد جمع تھے اور لکھ رہے تھے تو ہم نے پوچھا کہ کونسا شہر پہلے فتح ہو گا، قسطنطنیہ یا روم؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «مَدِينَةُ هِرَقْلَ تُفْتَحُ أَوَّلاً، يَعْنِي قُسْطَنْطِينِيَّةَ» "ھرقُل کا شہر پہلے فتح ہو گا یعنی قسطنطنیہ"۔ احمد نے اپنی مسند میں اور حاکم نے مستدرک میں اس حدیث کو روایت کیا اور بیان کیا کہ یہ حدیث شیخین (بخاری ومسلم) کی شرط پر صحیح ہے"، امام ذھبی نے اس حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا یہ حدیث بخاری ومسلم کی شرط پر (پورا اترتی) ہے"۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں جسے عبداللہ بن بشر خثعمی نے اپنے والد سے روایت کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے سنا: «لَتُفْتَحَنَّ الْقُسْطَنْطِينِيَّةُ فَلَنِعْمَ الأَمِيرُ أَمِيرُهَا وَلَنِعْمَ الْجَيْشُ ذَلِكَ الْجَيْشُ» "تم ضرور بالضرور قسطنطنیہ فتح کرو گے اور کیا ہی اعلیٰ اس کا امیر ہو گا اور کیا ہی اعلیٰ وہ لشکر ہو گا جو اسے فتح کرے گا"۔ انہوں نے کہا کہ مسلمہ بن عبدالمالک نے مجھے بلوایا اور مجھ سے پوچھا تو میں نے اِس حدیث کا ذکر اُس کے سامنے کیا اور اِس کے بعد اس نے قسطنطنیہ پر حملہ کیا۔ مجمع الزوائد میں اس حدیث پر تبصرے میں کہا گیا ہے: "اس حدیث کو احمد، بزار اور طبرانی نے روایت کیا اور اس حدیث کے راوی قابل اعتماد ہیں۔۔۔"۔

یہ بشارت اس نوجوان مرد محمد الفاتح کے ہاتھوں پوری ہوئی جب اس کی عمر 21 سال سے زیادہ نہیں تھی لیکن بچپن سے ہی اس کی تربیت راست بازی پر کی گئی تھی۔ ان کے والد سلطان مراد دوم ان پر بہت توجہ دیتے تھے اور ان کی تربیت اس وقت کے بہترین استادوں نے کی تھی جس میں احمد بن اسماعیل الکورانی شامل تھے جن کے متعلق سیوطی نے بیان کیا کہ وہ محمد الفاتح کے پہلے استاد تھے اور کہا "وہ ایک فقیہ عالم تھے، ان کے دور کے علماء نے ان کی مہارت اور فوقیت کی گواہی دی بلکہ وہ انہیں 'اپنے زمانے کا ابو حنیفہ' کہتے تھے"۔ اسی طرح سے شیخ شمس الدین سنقر وہ پہلے استاد تھے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی قسطنطنیہ والی حدیث بچپن سے ہی محمد الفاتح کے ذہن میں بٹھانا شروع کی تھی۔ تو یوں یہ بچہ اس طرح سے پروان چڑھا کہ قسطنطنیہ کو فتح کرنا اس کا ہدف بن گیا۔ شیخ شمس الدین سنقر نے محمد الفاتح کو قرآن، حدیث، سنت، فقہ اور عربی، فارسی اور ترک زبانیں سکھائیں۔ محمد الفاتح نے شیخ شمس الدین سنقر سے ریاضی، فلکیات، تاریخ کے مضامین بھی پڑھے۔ اس کے علاوہ محمد الفاتح کو گھڑ سواری اور فنِ حرب سیکھنے کا بھی بہت شوق تھا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انہیں عزت دی اور انہیں رسول اللہ ﷺ کی تعریف کا مستحق بنایا۔ الفاتح بہترین رہنما تھے اور ان کی فوج بہترین افواج سے بھی زبردست تھی کیونکہ ان کے دل ایمان سے لبریز تھے، انہوں نے پورے اخلاص کے ساتھ جہاد کی تیاری کی تھی، انہوں نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اطاعت کی اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انہیں عظیم فتح کی صورت میں زبردست کامیابی عطا فرمائی۔

الفاتح ایک صاحبِ بصیرت انسان تھے جو چیزوں پر گہری نظر رکھتے تھے۔ جب کبھی بھی انہوں نے کسی مشکل کا سامنا کیا تو انہوں نے اللہ کے حکم سے اسے صحیح طریقے سے حل کیا، جب کبھی کوئی رکاوٹ ان کے سامنے آئی تو انہوں نے اللہ کے حکم سے اسے ختم کیا۔ انہیں تین رکاوٹوں کا سامنا تھا جسے انہوں نے اپنی تیز ذہانت اور باریک بینی سے حل کیا۔

پہلی رکاوٹ: ان کے فوجیوں نے ان سے سردی کی شکایت کی جب وہ قلعے کی دیواروں کے ساتھ کھلے میدان میں موجود تھے، لہٰذا انہوں نے اپنے فوجیوں کے لیے پناہ گاہ تعمیر کی تاکہ جب بھی ضرورت ہو تو وہ اسے آشیانے کے طور پر استعمال کر سکیں۔ وہ یہ نہیں چاہتے تھے کہ محاصرہ طویل ہو جانے کی صورت میں ان کے سپاہی محاصرہ ختم کر دیں اور قسطنطنیہ پر حملہ کرنے والی پچھلی مسلم افواج کی طرح وہ بھی قسطنطنیہ کو فتح کیے بغیر واپس چلے جائیں۔ وہ اس وقت تک واپس نہیں جانا چاہتے تھے جب تک اللہ کے حکم سے قسطنطنیہ کو فتح نہ کر لیں۔

دوسری مشکل: قسطنطنیہ کے گرد قائم دیواریں درحقیقت تین دیواروں کا حصار تھا ہر دو دیواروں کے درمیان چند میٹر کا فاصلہ تھا۔ یہ مسئلہ الفاتح کے لیے ایک بڑی الجھن تھا۔ اُن کے دور میں زبردست تباہی پھیلانے والے ہتھیار نہیں تھے۔ ان کے دور میں سب سے طاقتور ہتھیار پتھر پھینکنے والی منجنیقیں تھیں لیکن وہ پتھر اتنے بڑے نہیں تھے کہ اس قدر مضبوط دیوار میں سوراخ کر دیں۔ چونکہ محمد الفاتح دنیا میں ابھرنے والی فوجی صلاحیتوں کی متعلق خبر رکھا کرتے تھے، تو انہیں پتہ چلا کہ ہنگری کے ایک انجینئر اُوربَن نے خصوصی صلاحیت کی حامل توپیں بنانے کا خیال پیش کیا ہے، جو دیواروں کو توڑ سکتی ہیں اور اُوربَن نے اپنی خدمات قسطنطنیہ کے بادشاہ کو پیش کی تھیں کہ وہ ایسی توپیں تیار کرے لیکن بادشاہ نے اس کی پیشکش کا کوئی جواب نہیں دیا تھا، لہٰذا الفاتح نے اسے خوش آمدید کہا، اسے دولت سے نوازا اور اسے وہ تمام سہولیات فراہم کیں جن کے ذریعے وہ توپ کے اپنے تصور کو حقیقت میں بدل دے۔

اُوربَن نے عثمانی انجینئرز کی مدد سے توپیں بنانا شروع کیں اور الفاتح نے بذاتِ خود اس عمل کی نگرانی کی۔ تین مہینے بھی نہیں گزرے تھے کہ اُوربَن نے تین بڑی توپیں بنا لیں۔ اس توپ سے داغے جانے والے گولے کا وزن تقریباً 1500 کلو تھا۔ اس نے ان توپوں کا تجربہ قلعے کی دیواروں پر نہیں کیا کہ کہیں ان کا تجربہ ناکام ثابت نہ ہو جائے اور قسطنطنیہ والے تجربے کی ناکامی نہ دیکھ لیں جس کے نتیجے میں مسلمانوں کی طاقت متاثر ہو جائے گی۔ لہٰذا اس نے ان توپوں کا تجربہ عثمانی ریاست کے شہر ادرنہ (ایڈرِن) میں کیا اور وہ کامیاب رہا۔ الفاتح نے اللہ کا شکر ادا کیا اور ان تین توپوں کو ادرنہ سے لا کر قسطنطنیہ کی دیواروں کے پاس لا کر کھڑا کر دیا تاکہ شہر کی دیواروں کو ڈھا دیا جائے اور بازنطینی ہتھیار پھینک دیں۔

تیسری مشکل: ایک اور بھی مسئلہ تھا جس نے الفاتح کو پریشان کر رکھا تھا۔ الفاتح یہ جانتا تھا کہ سمندر کی جانب سے قسطنطنیہ کی دیواریں کمزور ہیں اور قسطنطنیہ والے بھی یہ بات جانتے تھے لیکن انہیں اس بات کا یقین تھا کہ مسلمانوں کے بحری جہاز وہاں تک نہیں پہنچ سکتے کیونکہ اس سمندری خلیج کے دہانے پر ایک لوہے کی زنجیر ہے جس کی وجہ سے جہاز اس سمندری خلیج میں داخل نہیں ہو سکتے۔ لیکن الفاتح اللہ کے حکم سے اس فیصلے پر پہنچے کہ وہ بحری جہازوں کو شہر کی دیوار کے مقابل موجود سمندری خلیج یعنی 'گولڈن ہارن' کے ساتھ واقع غلطہ کی پہاڑیوں کے اوپر سے خشکی پر کھینچتے ہوئے لے جائیں گے۔ اُنہوں نے پہاڑی کی ہموار سطح پر لکڑی کے تختے لگوائے اور ان پر بڑے پیمانے پر تیل ڈالا اور پھر بحری جہازوں کو ان پر سے کھسکانا شروع کیا۔ اور اس طریقہ سے صرف ایک ہی رات میں انہوں نے 70 جہاز سمندری خلیج میں اتار دیے۔ اس نئی صورتحال نے قسطنطنیہ والوں کو انتہائی حیرت اور خوف میں مبتلا کر دیا کہ جب وہ صبح سو کر اٹھے تو انہوں نے مسلمانوں کے جہازوں کو اپنے سامنے سمندری خلیج میں پایا۔ ان کے دل خوف سے لبریز ہو گئے۔ اس طرح اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی مدد سے کامیابی اور فتح حاصل ہوئی، یقیناً تمام تعریفیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام کائنات کا مالک ہے۔

محترم بھائیو، میں آپ کو قسطنطنیہ کی فتح سے متعلق کچھ واقعات کی یاد دہانی تین وجوہات سے کرانا چاہتا ہوں:

پہلی وجہ: اس واقع کو یاد کرنے کی یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو نگاہ رکھتا ہے وہ اسلام اور مسلمانوں کی عظمت کا اندازہ کر لے کہ جب اسلام عملی طور پر نافذ ہو گا۔۔۔ کفر ناپید ہو جائے گا، حق اور سچ باقی اور غالب رہے گا اور اس کی آواز بلند ہو گی بالکل ویسے ہی جیسے اذان اللہ اکبر کی آواز کے ساتھ بلند ہوتی ہے۔ فارس اور بازنطینی ریاستیں اسلام اور مسلمانوں کے سامنے دم توڑ گئیں اور اللہ کے حکم سے بازنطین Byzantine کی بہن، روم، بھی بہت جلد اپنے اسی انجام کو پہنچے گی جس کی خوشخبری رسول اللہ ﷺ نے دے رکھی ہے یعنی کہ روم فتح ہو گا۔

دوسری وجہ: اس واقع کو یاد کرنے کی یہ ہے کہ آپ کے دل اس یقین سے بھر جائیں کہ رسول اللہ ﷺ کی دیگر تین خوشخبریاں بھی بالکل ویسے ہی پوری ہوں گی جیسا کہ پہلی پوری ہوئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے خوشخبری دی تھی کہ قسطنطنیہ فتح ہو گا، روم فتح ہو گا، نبوت کے طریقے پر خلافت دوبارہ قائم ہو گی, یہود سے جنگ لڑی جائے گی اور انہیں بھرپور طریقے سے شکست ہو گی۔۔۔ رسول ﷺ کا فرمایا ہوا وحی کی بنیاد پر ہوتا ہے، رسول اللہ ﷺ کی جانب سے دی جانی والی باقی تین خوشخبریاں بھی اللہ کے حکم سے پوری ہوں گی؛ لیکن ان خوشخبریوں کو پورا کرنے کے لیے آسمان سے فرشتے نہیں اتریں گے بلکہ اللہ کی سنت یہ ہے کہ ہم اللہ (کے دین) کی مدد کریں اور وہ ہمیں کامیابی سے ہمکنار کرے اور ہم اس کا قانون نافذ کریں اور اس کی ریاست یعنی خلافت، کے ڈھانچے کو مستحکم کریں، اور اس کی راہ میں لڑنے کے لیے ہر اس چیز اور صلاحیت کو جمع کریں جو ہم کر سکتے ہیں۔ پھر زمین باقی تین خوشخبریوں کے پورا ہونے سے جگمگا اٹھے گی اور خلافت کے قیام سے دنیا ایک بار پھر منور ہو جائے گی۔

تیسری وجہ: اس واقع کو یاد کرنے کی یہ ہے کہ کافر مغرب، عربوں اور ترکوں میں موجود غداروں کی مدد سے 1342 ہجری بمطابق 1924 عیسوی میں خلافت کو تباہ کرنے میں کامیاب ہو گیا اور اُس نے اِس تباہی کو قسطنطنیہ میں اپنی شکست کا بدلہ قرار دیا، اور یوں مغربی کفار نے وہ قوت حاصل کر لی جو وہ کھو چکے تھے۔ مغرب اب خلافت کی واپسی کے لیے کی جانے والی جدوجہد سے پریشان ہے اور اس کی واپسی کو روکنے کی پوری کوشش کر رہا ہے تاکہ وہ اس قوت سے محروم نہ ہو جائے جو اس نے بڑی مشکل سے کئی صدیوں کی جدوجہد کے بعد حاصل کی ہے خصوصاً جب اس نے مسلم دنیا کو اپنی کالونی بنایا ہوا ہے۔ وہ مسلم دنیا میں تحریکوں پر نظر رکھتا ہے لہٰذا جب 1372 ہجری بمطابق 1953 عیسوی میں حزب التحریر کے قیام کا اعلان کیا گیا اور مغرب پر واضح ہو گیا کہ اس جماعت کا کام اور بنیادی ہدف خلافت کا دوبارا قیام ہے اور یہ جماعت اپنے کام میں انتہائی سنجیدہ ہے، تو مغرب نے اپنے ایجنٹوں، یعنی حکمرانوں کو یہ حکم دیا کہ اس جماعت کو کالعدم قرار دیں، اس کے شباب کو گرفتار کریں، پس کچھ علاقوں میں شباب کو اس حد تک تشدد کا نشانہ بنایا گیا کہ وہ شہید ہو گئے، انہیں طویل قید کی سزائیں دی گئیں اور دیگر علاقوں میں عمر بھر کی قید کی سزائیں سنائی گئیں۔۔۔ پھر انہوں نے بغیر

کسی شرم وحیا کے حزب التحریر کے خلاف جھوٹ، بہتان طرازی، حقائق کو تبدیل کرنے جیسے مکروہ اعمال کا سہارا لیا۔۔۔اور ان بہتانوں کو پُر اثر بنانے کے لیے یہ کام ان لوگوں کے سپرد کیا جن کے نام مسلمانوں جیسے ہیں اور جو ہمارے جیسا ہی لباس پہنتے ہیں، اور ان کے ساتھ کچھ وہ لوگ بھی شامل ہو گئے جو حزب التحریر کو چھوڑ گئے تھے، یا جنہوں نے اپنی قسم کو توڑا تھا (ناقصین)، یا جنہیں حزب نے سزادی تھی یا جو ماضی میں حزب کا حصہ تھے۔۔۔

لہٰذا اس قسم کے لوگ بہتان تراشنے، جھوٹ بولنے اور حقائق کو اپنے مطلب کے مطابق بدل کر پیش کرنے میں شریک ہو گئے اور ان میں سے ہر ایک کا مخصوص کردار ہے: کفار، منافقین اور وہ جو افواہیں پھیلاتے ہیں۔ پھر ان میں سے کچھ لوگ وہ ہیں جو حزب چھوڑ گئے تھے، یا جنہیں سزادی گئی تھی یا جنہوں نے اپنی قسم توڑی تھی، یا وہ کہ جن کے دلوں میں بیماری ہے، انہوں نے حزب پر بہتان لگائے اور حزب کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے ہر موقع پر جھوٹ بولا۔ جب وہ ایک جھوٹ کو پھیلانے میں ناکام ہو گئے تو انہوں نے ایک اور جھوٹ گھڑ لیا، لیکن وہ یہ بھول گئے کہ حزب کے اراکین کے ذہن واضح ہیں، وہ فہم میں تیز ہیں اور گہری ذہانت رکھتے ہیں جس کی وجہ سے وہ اچھے لوگوں میں موجود برے لوگوں کو پہچان لیتے ہیں اور اس طرح وہ اپنی صفوں میں کسی بھی طرح سے جھوٹ کو داخل نہیں ہونے دیتے۔۔۔ لہٰذا اپنے گھڑے ہوئے جھوٹوں کے باوجود، کئی عظیم جھوٹ بولنے کے باوجود، کئی بار حقائق کو بدلنے کی کوشش کرنے کے باوجود انہیں حزب کے اراکین میں سے یا عقل مند مسلمانوں میں سے کوئی سننے والا نہیں ملا اور اس طرح انہوں نے خود کو تھکا لیا۔ اور ان پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا یہ قول صادق آتا ہے، **(كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ يَحْسَبُهُ الظَّمْآنُ مَاءً حَتَّى إِذَا جَاءَهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئاً)** "ان کے اعمال کی مثال ایسی ہے جیسے میدان میں چمکتی ریت کہ پیاسا اسے پانی سمجھے یہاں تک کہ جب اس کے پاس آئے تو اسے کچھ بھی نہ پائے" (النور 24:39)۔ اور وہ حزب التحریر اور اس کی قیادت کے خلاف ہر قسم کے مکروہ منصوبوں، سازشوں اور بہتان طرازی کو استعمال کر کے یہ سمجھتے تھے کہ حزب پر اثر انداز ہو جائیں گے، لیکن وہ اللہ کے حکم سے ناکام ہوئے اور مایوس ہوئے اور انہیں کوئی اچھے نتائج نہ مل سکے، باوجود یہ کہ وہ طویل عرصے سے اپنی ان کوششوں میں مصروف تھے اور ان کے جھوٹ، دھوکے اور سازشیں کس قدر گھناونی سطح پر پہنچ گئی تھیں، **(وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ)** "اور بری چال کا وبال اس کے چلنے والے ہی پر پڑتا ہے۔" (فاطر 35:43)۔ اس بات سے قطع نظر کہ ان کے بہتان کس قدر شدید اور خطرناک ہیں وہ اپنے ان اعمال کے نتائج اللہ کے پاس دیکھ لیں گے، **(وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللَّهِ مَكْرُهُمْ وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ)** "اور انہوں نے (بڑی بڑی) تدبیریں کیں اور ان کی (سب) تدبیریں اللہ کے ہاں (لکھی ہوئی) ہیں گو وہ تدبیریں ایسی (غضب کی) تھیں کہ ان سے پہاڑ بھی ٹل جائیں" (ابراہیم 14:46)۔

خلاصہ یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے آنے والی جھوٹ اور بہتان طرازی کی مہمات کے سامنے شباب کا مضبوط موقف اور سچ پر پوری دلجمعی سے کھڑے رہنا ہمیں رسول اللہ ﷺ کے اصحابؓ کی یاد دلاتا ہے جنہوں نے تمام مشکلات میں رسول اللہ ﷺ کی پیروی کی، جن کی ذاتِ مبارک عظیم و حکیم تھی۔۔۔ فتنے کے دور میں آپ لوگ جھوٹ اور بہتان طرازی سے متاثر نہ ہوئے اور اپنے پیروں پر مضبوطی سے کھڑے رہے جس کی وجہ سے آپ کا ارادہ مضبوط ہوا اور آپ کی آوازوں نے سچ کے جھنڈے کو بلند کیا۔ آپ دنیا کو ایک بار دیکھتے ہیں اور آخرت کو کئی بار دیکھتے ہیں، تو ایسی حزب کو مبارک باد کہ جس کے پاس آپ جیسے افراد ہیں اور آپ کو مبارک باد کہ آپ کے پاس ایسی حزب ہے **(رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُونَ يَوْماً تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ*لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَيَزِيدَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ)** "ایسے لوگ جنھیں اللہ کے ذکر اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے سے نہ سوداگری غافل کرتی ہے نہ خرید وفروخت۔ وہ اس دن سے جب دل (خوف اور گھبراہٹ کے سبب) الٹ جائیں گے اور آنکھیں (اوپر کو چڑھ جائیں گی) ڈرتے ہیں۔ تاکہ اللہ ان کو ان کے اعمال کا بہت اچھا بدلہ دے اور اپنے فضل سے زیادہ بھی عطا کرے۔ اور اللہ جس کو چاہتا ہے بے شمار رزق دیتا ہے" (النور، 38-37)۔

خلاصہ کلام ہے کہ میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی جانب سے دی جانے والی خوشخبریوں کو پورا فرمائے تاکہ اس امت کی خلافت واپس آجائے اور اس کے بعد القدس کو آزاد اور روم کو بھی ویسے فتح کیا جائے جیسا کہ اس کی بہن قسطنطنیہ کو فتح کیا گیا تھا اور اس طرح سے رسول اللہ ﷺ کی احادیث کی توثیق ہو جائے۔۔۔ ہم اللہ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ وہ ہماری مدد فرمائے تاکہ ہم اپنے کام میں بہتری لائیں اور اس کے ماہر بن جائیں تاکہ ہم اللہ، العزیز الرحیم کی مدد کے حق دار بن جائیں۔

﴿وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ * بِنَصْرِ اللَّهِ يَنْصُرُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ﴾

"اور اُس روز مومن خوش ہو جائیں گے۔ (یعنی) اللہ کی مدد سے۔ وہ جسے چاہتا ہے مدد دیتا ہے اور وہ غالب (اور) مہربان ہے" (الروم، 5-4)

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جمعرات، 7 جمادی الاول 1441 ہجری

2 جنوری 2020ء

آپ کا بھائی

عطاء بن خلیل ابوالرشتہ

امیر حزب التحریر